43274 ـ ایك شخص نے سمجھا کہ تعجیل منی سے نکل جانا ہے چاہے کنکریاں نہ بھی ماریں ہوں !

سوال

ہم نے حج میں تعجیل (یعنی منی سے دو یوم بعد نکلنا) کی اور مغرب سے قبل منی سے نکل گئے تا کہ ہمیں تیسرے یوم کے لیے دیر نہ ہو جائے، اور مغرب کے بعد ہم دوبارہ منی میں گئے اور کنکریاں ماریں، تو کیا ہمارا یہ عمل جائز ہے؟
اور کیا جلدی کرنے والے شخص کے لیے دوسرے دن کے غروب شمس سے قبل رمی کرنا شرط ہے، یا رمی کا اس سے کوئی تعلق نہیں، صرف اتنا ہے کہ غروب شمس سے قبل ہی منی سے نکلا جائے؟ اور اگر ہم نے غلطی کی تو ہم پر کیا لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

تعجیل کا یہ معنی صحیح نہیں، بلکہ تعجیل یہ ہے کہ ایام تشریق کے دوسرے رمی جمرات کر کے غروب شمس سے قبل منی سے نکل جائے، بغیر رمی کیے غروب شمس سے قبل منی سے نکلنے کا نام تعجیل نہیں، اور خاص کر جب وہ جمرات کو کنکریاں مارنے کے لیے غروب شمس سے کے بعد منی واپس گیا ہو.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

جب بارہ ذوالحجہ کو حاجی زوال کے بعد جمرات کنکریاں مار کر غروب شمس سے قبل مکہ وغیرہ چلا جائے تو اس پر تیرہ ذوالحجہ کی کنکریاں مارنا لازم نہیں، اور نہ ہی اس کے حق میں ایسا کرنا مشروع ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلیمۃ والافتاء (11 / 274).

فرمان باری تعالی ہے:

اور اللہ تعالی کی یاد ان گنتی کے چند دنوں (ایام تشریق) میں کرو، دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ

نہیں، اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیزگار کے لیے ہے البقرۃ (203).

اس آیت کی تفسیر میں مستقل کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں:

آیت کا معنی یہ ہے کہ: جو شخص یوم النحر کے بعد منی میں دو راتیں بسر کرنے اور گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کو تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد منی سے جلد نکلنا چاہتا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اور اس پر دم واجب نہیں ہوتا، کیونکہ اس نے اپنے ذمہ واجب کو ادا کر دیا ہے.

اور جو شخص تیرہ ذوالحجہ کی رات کی منی میں بسر کرے اور تیرہ ذوالحجہ کے دن تینوں جمرات کی رمی کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، بلکہ اس کا منی میں یہ رات بسر کرنا اور دن کو جمرات کی رمی کرنا افضل اور زیادہ اجروثواب کا باعث ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا"

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 267).

شیخ فوزان حفظہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

حج کے ایام میں منی کے اندر قیام کی کم از کم مدت گیارہ اور بارہ ذوالحجہ - یعنی عید کے بعد دو دن - ہیں، اور تعجیل یہی ہے، اور اکمل اور زیادہ اجروثواب اس میں ہے کہ تیرہ ذوالحجہ بھی وہیں رہیں، اور اسے تاخیر کہتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، اور جو تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیز گاروں کے لیے ہے البقرۃ (203).

تو تعجیل کا معنی یہ ہوا کہ:

بارہ ذوالحجہ کو زوال کے بعد رمی کر کے غروب آفتاب سے قبل منی سے نکل جانے کو تعجیل کہتے ہیں، اور اگر اسے منی میں ہی غروب شمس ہو گیا اور وہ منی سے نہ نکل سکا تو اسے تیرہ تاریخ کی رات منی میں ہی بسر کر کے صبح ظہر کے بعد تیرہ تاریخ کی رمی بھی کرنا ہو گی.

واللہ اعلم.

فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء فتوى نمبر (16386).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے دريافت كيا گيا:

ايك حاجى كا خيال تھا كہ بارہ تاريخ كى رمى نہ كرنى تجيل ہے اور اس نے جہالت كى بنا پر منى ميں رات نہ بسر كى اور طواف وداع بھى نہ كيا ايسے شخص كا حكم كيا ہے؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

آپ كا حج صحيح ہے، كيونكہ آپ نے حج كے اركان ميں سے كوئى ركن ترك نہيں كيا، بلكہ تين واجب ترك كيے ہيں:

پہلا واجب: منى ميں رات بسر كرنا تھا.

دوسرا واجب: بارہ تاريخ كى كنكرياں مارنا.

تيسرا واجب: طواف وداع.

يہ تينوں واجب ترك كيے گئے ہيں، اور اہل علم كے ہاں يہ اصول ہے كہ اگر انسان حج ميں واجب ترك كرے تو اس پر دم لازم آتا ہے، جو مكہ ميں ذبح كر كے وہاں كے فقراء ميں تقسيم كيا جائيگا.

ليكن منى ميں ايك رات بسر نہ كرنے سے دم واجب نہيں ہوتا، تو اس مناسبت سے ميں اپنے حاجى بھائيوں كو سائل كى اس غلطى پر متنبہ كرنا چاہتا ہوں، كيونكہ بہت سے لوگ اللہ تعالى كے فرمان:

اور جو كوئى دو دنوں ميں جلدى كرے.

سے يہ سمجھتے اور اس كا مفہوم يہ ليتے ہيں كہ گيارہ تاريخ كو منى سے نكل جائيں، اور وہ دو دن عيد اور گيارہ تاريخ كا دن شمار كرتے ہيں، حالانكہ معاملہ ايسا نہيں بلكہ يہ فہم اور سمجھنے كى غلطى ہے، كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالى كا معدود اور چند ايام ميں ذكر كرو، اور جو كوئى دو دنوں ميں جلدى كرے.

اور يہاں ايام معدودات سے ايام تشريق مراد ہيں، اور ايام تشريق كا پہلا دن گيارہ تاريخ ہے، تو اس طرح اللہ تعالى كا

فرمان:

اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے.

یعنی ایام تشریق میں اور وہ بارہ تاریخ ہے، اس لیے انسان کو اس مسئلہ میں اپنا مفہوم صحیح کرنا چاہیے تا کہ وہ غلطی نہ کرے.

دیکھیں: فتاوی الحج سوال نمبر (40).

واللہ اعلم .